

# قربانی

مؤلف: صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی



کتاب :	قربانی
مؤلف :	صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی
کمپوزنگ :	حافظ محمد سعید احمد خواجگی
بار اول :	جنوری 2004ء (تعداد 2000)
بار دوم :	جنوری 2005ء (تعداد 4000)
بار سوم :	جنوری 2006ء (تعداد 2000)
بار چہارم :	جنوری 2007ء (تعداد 2000)
بار پنجم :	نومبر 2008ء (تعداد 5000)
بار ششم :	نومبر 2009ء (تعداد 5000)
بار ہشتم :	اکتوبر 2012ء (تعداد 3000)

ناشر : تنظیم حرمت اولیاء  
 ہدیہ : 10 روپے

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ، محمدیہ، صدیقیہ، نقشبندیہ، چادرہ، خواجگیہ

مزارِ پُر انوار خواجہ جی سرکار

حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ، لاہور شریف (23 کلومیٹر) 7541436



## واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلیل ہیں اور ان کی پوری زندگی مبارک امتحانوں اور آزمائشوں میں گزری مگر آپ تمام آزمائشوں میں نہایت ہی ثابت قدم رہے اور صبر و شکر اور توکل کا کامل نمونہ بن کر زندگی گزاری۔ آپ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں طرح طرح کی قربانیاں پیش کرتے رہے اور انہی امتحانوں میں سے ایک بڑا سخت امتحان آپ پر یہ آیا کہ آپ کو حکم الہی ہوا کہ اپنے بیٹے کو قربان کر دیں اور آپ اس میں بھی نہایت اعلیٰ و کامل طریقے سے ثابت قدم رہے۔ مختصر واقعہ کچھ یوں ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے میرے رب مجھے ایک نیک بیٹا عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور تقریباً چھ یا سی سال کی عمر میں حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے آپ کو بیٹا عطا فرمایا جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر شریف بلوغ کے قریب ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بذریعہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہوا کہ اپنے بیٹے کی قربانی پیش کریں۔ چنانچہ آپ نے حکم الہی کے آگے خوشی اور رضا سے سرخم کر دیا اور حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو نہلا دھلا کر نئے کپڑے پہنا کر اور خوشبو لگا کر تیار کرو ہم ایک دعوت میں جا رہے ہیں۔ حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو تیار کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری اور رسی لی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے کر جنگل کی جانب چل دیئے۔ تسلیم و رضا کا ایک عجیب اور انوکھا منظر تھا کہ ایک باپ اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر ذبح کرنے کے لئے لے جا رہا تھا۔

شیطان کو یہ بات گوارہ نہیں تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس امتحان میں کامیاب ہو سکیں اس لئے اپنی پوری کوشش کی کہ کسی طرح بہکا دوں۔ وہ یہ سوچ کر کہ سب سے زیادہ نرم دل ماں کا اپنی اولاد کے لئے ہوتا ہے، حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا کہ ان کو تو آسانی سے بہکا دوں گا۔ شیطان نے حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ ابراہیم اور اسماعیل



کہاں ہیں؟ حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ وہ دونوں ایک دعوت میں گئے ہیں۔ شیطان نے کہا کہ نہیں بلکہ وہ تو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لے کر گئے ہیں۔ حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا کبھی باپ بھی اپنے بیٹے کو ذبح کر سکتا ہے؟ شیطان نے کہا کہ ابراہیم کا خیال ہے کہ اللہ نے انہیں حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کو قربان کر دو۔ اس پر حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو جواب ارشاد فرمایا اس پر لاکھوں جانیں قربان ہوں۔ صبر و شکر اور تسلیم و رضا کے بلند ترین مقامات پر فائز اللہ تعالیٰ کی اس محبوب بندی نے فرمایا کہ اگر واقعی انہیں انکے رب نے حکم دیا ہے تو میرے پاس ایک اسماعیل ہے خدا کی قسم ہزاروں اسماعیل بھی ہوتے تو خود اپنے ہاتھوں سے سب کو قربان کر دیتی۔ شیطان بہت پر امید تھا مگر شدید ناکامی کا سامنا ہوا۔ پھر اس نے سوچا کہ اسماعیل کو بہکانے کی کوشش کرتا ہوں اور ان کے پاس چلا گیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بھی وہی سوال و جواب ہوئے جو حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئے تھے۔ تسلیم و رضا کے اس پیکر نے بھی تاریخ انسانیت میں تسلیم و رضا کی مثال قائم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! کہ یہ تو میرے لئے بہت عظمت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری قربانی مانگی ہے اور میں اس کی راہ میں قربان ہونے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہزار جانیں بھی دیں ہوتیں تو میں سب اس پر قربان کر دیتا۔

پھر شیطان یہاں سے بھی ناکام ہوا تو بالآخر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی۔ شیطان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر کہنے لگا کہ تم اتنے عقلمند ہو کر بھی اپنے بچے کو ذبح کرنے کے لئے جا رہے ہو۔ بڑھاپے میں ایک بچہ ملاوہ بھی ایسا کہ جو حسن و جمال کا پیکر ہے۔ اگر تم نے اسے ذبح کر دیا تو تمہاری نسل مٹ جائے گی۔ اگر اللہ ہی کو راضی کرنا چاہتے ہو تو اور بہت سے طریقے ہیں اور جو تم خواب کو اللہ کا حکم سمجھے بیٹھے ہو لازمی نہیں کہ اللہ ہی کا حکم ہو، یہ شیطانی وسوسہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے عقل سے کام لو اور اس ارادہ سے باز آ جاؤ۔ آپ جان گئے کہ یہ شیطان ہی ہو سکتا ہے۔ آپ نے اس شیطان کو زمین سے سات کنکریاں اٹھا کر ماریں، تین مرتبہ یہی عمل مبارک دہرایا۔ اللہ تعالیٰ کو آپ کی ادا اتنی پسند آئی کہ قیامت تک کے لئے اس کو جاری و ساری فرما دیا کہ تمام حجاج کرام اسی جگہ پر کنکریاں ماریں۔



اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ارادے کے متعلق بتایا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ اپنے رب کا حکم پورا کریں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ اس کے علاوہ انھوں نے مزید عرض کیا کہ اے ابا جان! میری تین گزارشات ہیں۔ پہلی یہ کہ مجھے ذبح کرنے سے پہلے اچھی طرح باندھ لیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بے خبری میں اپنے اعضاء ہلا بیٹھوں اور آپ کے جسم مبارک اور لباس مبارک پر کہیں میرے خون کے چھینٹے پڑ جائیں اور میں اس بے ادبی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤں۔ دوسرا یہ کہ چھری اچھی طرح تیز فرمالیں تاکہ وہ تیزی سے میرے حلق کو کاٹ سکے اور مجھ پر آسانی ہو جائے کیونکہ موت ایک شدید چیز ہے اور تیسرا یہ کہ میری والدہ محترمہ کو میرا سلام عرض کر دیجئے گا اور ہو سکے تو میری قمیض میری والدہ کو لوٹا دیجئے گا تاکہ اسے دیکھ کر وہ زخمی دل کو سکون پہنچا سکیں اور یہ بھی اس لئے کہ ان کا کوئی دوسرا فرزند نہیں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ وصیتیں سن کر محبت سے اپنے بیٹے کا منہ چوم لیا اور خوشی سے آنسو جاری ہو گئے۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ کتب کی کرامت تھی  
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزند

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لٹایا، رسی سے باندھا اور ذبح کرنے کے لئے چھری نکالی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام یہ سوچ کر کہ کہیں محبت کی وجہ سے باپ کے ارادے میں خلل نہ آجائے عرض کیا کہ ابا جان اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیں تاکہ میں آپ کو نظر نہ آؤں اور آپ کو آسانی ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی اور چھری حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن مبارک پر چلائی۔ شاید آسمان نے پہلے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا ہو کہ باپ اپنے بیٹے کی گردن پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھری چلا رہا ہو اور دونوں تسلیم و رضا کے پیکر بنے ہوئے ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھری نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن کو نہ کاٹا۔ انہوں نے پھر زور لگایا مگر چھری نے پھر نہ کاٹا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غصے میں آکر چھری کو پھینک دیا۔ چھری نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ کاٹو اور مجھے دس مرتبہ حکم فرماتا ہے کہ نہ کاٹو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں قربان کرنے کے لئے اور میرا بیٹا قربان ہونے کے لئے تیار ہیں تو تو کیوں رکاوٹ بنتی ہے۔ پھر



آپ نے چھری اٹھائی اور زور سے چلائی۔ چھری چلنے سے پہلے ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے ایک ”ذنب“ لائے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہٹا کر ان کی جگہ رکھ دیا۔ یوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دست مبارک سے ذنب فوج ہو گیا۔

اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول فرمائی اور قیامت تک مسلمانوں کے لئے یہ حکم جاری و ساری فرمادیا اور اب مسلمان اس روز اللہ کی راہ میں جانور قربان کر کے اس سنت کی پیروی کرتے ہیں۔

## قربانی کا حکم

قربانی ہر صاحب استطاعت پر واجب ہے اور جو مال ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۖ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۚ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی پس آپ نماز پڑھیں اور اپنے رب کے نام پر قربانی دیں بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا۔

امام الانبیاء، سرور دو عالم حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے (ابن ماجہ)۔

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ

مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا۔ اس دن کو اللہ نے اس امت کے لئے عید بنایا (ابوداؤد،

نسائی)۔

## قربانی کا اجر اور فضیلت

سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

① جس نے خوش دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ (قربانی اس کے لئے) آتش دوزخ سے



جواب (روک) ہو جائے گی (طبرانی)۔

② صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ قربانیاں کیا ہیں؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا کہ ہر بال کے مقابل نیکی ہے۔ عرض کیا کہ اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے (ابن ماجہ)۔

③ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل اللہ ﷻ کے نزدیک خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینک اور گھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ ﷻ کے نزدیک مقام قبول کو پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔

④ جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ (اللہ ﷻ کے نزدیک) پیارا نہیں (طبرانی)۔

⑤ اے لوگو! قربانی کرو اور اس کے خون میں ثواب کی نیت کرو۔ کیونکہ قربانی کا خون اگر چہ زمین پر گرتا ہے مگر وہ اللہ ﷻ کی حفاظت میں ہوتا ہے (الترغیب والترہیب)۔

⑥ حضور اقدس ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو کیونکہ قربانی کے خون کے ہر قطرہ کے بدلے تمہارے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ اجر و ثواب صرف ہم اہل بیت کے لئے ہے یا ہمیں اور تمام مسلمانوں کو بھی یہ اجر ملے گا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اجر ہمارے لئے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی ہے (الترغیب والترہیب)۔

## افضل قربانی کون سی ہے؟

بہتر ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق بہتر اور اعلیٰ قربانی کرنے کی کوشش کرے مگر یہ نہیں کہ قرض وغیرہ لے کر اعلیٰ اور اچھی قربانی خریدے بلکہ جس قدر مال ہے اس کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ قربانی کرنے کی کوشش کرے کیونکہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ



افضل قربانی وہ ہے جو با اعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو (احمد)۔

بعض لوگ اس لئے اچھا اور مہنگا جانور لاتے ہیں کہ لوگوں میں عزت ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ قربانی کا مقصد لوگوں کو نہیں بلکہ اپنے رب کو خوش کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بہتر ہے کہ قربانی کا جانور بوڑھا نہ ہو بلکہ جوان ہو کیونکہ بوڑھے کی نسبت جوان کی قربانی زیادہ پسندیدہ ہے کہ حدیث پاک میں ارشاد پاک ہے کہ

بوڑھے جانور کی بجائے اللہ تعالیٰ کو شنی (جوان) کی قربانی زیادہ پسند ہے (سنن کبریٰ)۔

## قربانی کا وقت

قربانی کا وقت دسویں ذوالحجہ کو نماز عید کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارہویں تاریخ کے غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ مگر افضل پہلا دن ہے پھر دوسرا دن اور پھر اسکے بعد تیسرا دن فضیلت میں سب سے کم ہے۔ رات کے اوقات میں اگرچہ قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہے۔ جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی اس کی قربانی نہیں ہوگی۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں گے پھر اس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کیا تو اس نے اپنے اہل خانہ کے لئے گوشت مہیا کیا اس کو قربانی سے کچھ تعلق نہیں (یعنی اس کی قربانی نہ ہوئی) (بخاری شریف)۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ

جس نے نماز عید سے قبل قربانی کی تو اس نے اپنے کھانے پینے کے لئے جانور ذبح کیا اور جس نے نماز عید کے بعد جانور ذبح کیا تو اس نے اپنی قربانی مکمل کی اور مسلمانوں کے طریقے کو پا لیا (بخاری شریف)۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ نماز عید ادا کی۔ جب حضور اقدس ﷺ (عید گاہ سے) واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے گوشت اور قربانی کے جانور دیکھے کہ انہیں نماز سے پہلے ہی ذبح کر دیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد



فرمایا کہ جس آدمی نے نماز سے قبل جانور ذبح کیا تھا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اللہ ﷻ کا نام لے کر ذبح کرے (بخاری شریف)۔

## جو قربانی کا ارادہ کرے

جو شخص قربانی کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ یکم ذوالحجہ سے لے کر قربانی کرنے تک نہ اپنے بال اتارے نہ ہی ناخن اتارے کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔ مگر یہ بھی ضروری (واجب) نہیں کہ قربانی کے بعد حجامت وغیرہ بنوائے بلکہ اگر کرتا ہے تو مستحب ہے۔

## عید کے روز کے چند اعمال

- ① جو شخص دسویں ذوالحجہ کو اللہ ﷻ کی رضا کے لئے عید کی نماز سے پہلے کھانے پینے اور جماع کرنے سے اپنے آپ کو روکے رکھے تو اللہ ﷻ اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے (رکن دین)۔
- ② عید الاضحیٰ کے دن جو اللہ ﷻ کی رضا کے لئے غسل کرے اس کا ثواب ایسا ہے کہ گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا اور اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے (رکن دین)۔
- ③ جو کوئی عید الاضحیٰ کو نئے کپڑے پہنے اور پرانے کسی فقیر کو دے دے تو اللہ ﷻ قیامت کے دن ستر حلے نوری بہشت کے اس کو پہنائے گا اور وہ لواء الحمد کے نیچے کھڑا ہوگا۔ (رکن دین)۔
- ④ اگر کوئی شخص اس دن اللہ ﷻ کی رضا کے لئے اور ان فرشتوں کی تعظیم کے لئے جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں، عطر لگائے تو اللہ ﷻ اس کے نامہ اعمال میں غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتے ہیں (رکن دین)۔

⑤ قربانی کرنے والے عید کے دن قربانی کا گوشت کھائیں اس سے پہلے کوئی چیز نہ کھائیں یہ مستحب ہے مگر قربانی میں دیر ہو یا کوئی اور وجہ ہو تو کچھ اور بھی کھالیں تب بھی کوئی حرج نہیں



ہے (بہار شریعت)۔

## ذبح کون کرے؟

ذبح کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان عاقل اور بالغ ہو اور اگر بچہ سمجھ والا ہے تو وہ بھی ذبح کر سکتا ہے۔ اگر قربانی دینے والا ذبح کرنے کے طریقے کو خوب جانتا ہو تو خود ذبح کرے ورنہ کسی دوسرے سے ذبح کروائے اور ذبح کے وقت خود بھی جانور کے پاس موجود ہو کیونکہ حضور اقدس ﷺ اپنی قربانی خود اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے اور جب آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قربانی کو ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قربانی کے قریب کھڑی ہو جائیں۔

## ذبح کا طریقہ

ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کو اچھی طرح کھلائیں پلائیں کیونکہ بھوکا پیاسا ذبح نہیں کرنا چاہیے اور ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کریں۔ اکثر اوقات لوگ قصاب وغیرہ سے ذبح کرواتے ہیں اور وہ بعض اوقات اس بات کا دھیان نہیں رکھتے کہ جس سے جانور ذبح کرنا ہے وہ چھری اچھی طرح تیز ہے کہ نہیں، اس لئے خود چھری دیکھ لیں کہ اچھی طرح خوب تیز ہوتا کہ جانور کی رگیں اچھی طرح جلدی کٹ سکیں اور اسے تکلیف کم ہو کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جانور ذبح کرنے لگو تو چھری یا ذبح کرنے کے آلہ کو اچھی طرح تیز کر لو اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

یہ بھی احتیاط کریں کہ چھری کو پہلے ہی تیز کر لیں یہ نہ ہو کہ جانور کو گرانے کے بعد اس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ ایک شخص بکری کو لٹا کر چھری تیز کرنے لگا تو حضور اقدس ﷺ نے اسے سختی سے ڈانٹا کہ اس بے چاری کو کتنی موتیں دے گا؟ بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو سزا دی جس نے ایک طرف بکری کو دبا رکھا تھا اور دوسری طرف چھری کو تیز کر رہا تھا۔ پس جانور کو اچھی طرح کھلا پلا کر اور چھری کو تیز کرنے کے بعد جانور کو لایا جائے اور اس کو



بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کی جانب اس کا منہ ہو اور تیز چھری سے جلدی سے ذبح کر دیا جائے۔ ذبح میں چار رگیں کٹنا ضروری ہیں۔ پہلی وہ رگ جس کے ذریعے سانس آتا جاتا ہے، دوسری رگ جس سے خوراک اندر جاتی ہے اور دو خون کی وہ رگیں جو گردن کے ارد گرد ہوتی ہیں۔ ان چار رگوں کے کاٹنے سے ذبح ہو جاتا ہے۔ گردن اتنی زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری مہرے تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے۔

### ذبح کے وقت کی دعا

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ  
 ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحِیَّایْ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ  
 وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۝  
 اور ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھنا چاہیے۔

اور اگر قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ  
 مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ۝

### کھال کب اتاریں؟

بعض لوگ جلدی میں اتنا انتظار کرنا بھی مشکل سمجھتے ہیں کہ جانور کی سانس کا سلسلہ ختم ہو جائے اور حرکت مکمل ختم ہو جائے اور اس سے پہلے ہی جانور کی کھال اتارنے کا کام شروع کر دیا جاتا ہے جو کہ منع ہے۔ اس لئے جب تک اچھی طرح تسلی نہ ہو جائے کہ جانور کی حرکت مکمل رک گئی ہے اور سانس کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے کھال اتارنی نہیں چاہیے۔ حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے جانور کا سانس بند ہونے سے پہلے کھال اتارنے اور اس کا گوشت بنانے سے منع فرمایا ہے۔



## گوشت کی تقسیم

اس عید کے موقع پر گوشت کی تقسیم بھی بعض اوقات نمود و نمائش کی نظر ہو جاتی ہے۔ گوشت کی تقسیم کے دوران غریب رشتے داروں اور ہمسائیوں اور جاننے والوں کو بھلا دیا جاتا ہے اور وہ بیچارے عید کے روز بھی سارا دن گوشت کا انتظار کرنے کے بعد دال روٹی ہی کھاتے ہیں اس لئے اس موقع پر خاص طور پر ان لوگوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ جنہوں نے قربانی نہیں کی۔

گوشت کی تقسیم کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کر لیں۔ ایک حصہ غرباء و فقراء میں تقسیم کر دیں، دوسرا دوست احباب اور رشتہ داروں میں اور تیسرا حصہ اپنے گھر والوں کے لئے رکھ لیں اور خود بھی کھائیں۔ اگر گھر والے افراد زیادہ ہیں تو زیادہ یا سارا گوشت بھی گھر کے استعمال میں لا سکتے ہیں اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ تین دن کے بعد گوشت نہیں کھا سکتے۔ اس کے بعد دوسرے سال فرمایا کہ اپنی قربانیوں کا گوشت کھا بھی سکتے ہو، جمع بھی کر سکتے ہو اور ذخیرہ بھی بنا سکتے ہو (مسلم)۔

## جانور کی کھال اور دوسری اشیاء

جانور کی کھال اور دوسری اشیاء مثلاً رسی، جھول، گھنگر دو وغیرہ کو بیچ کر انکی قیمت اپنے استعمال میں نہیں لائی جا سکتیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے اپنی قربانی کی کھال کو بیچا اس کی قربانی نہیں ہوگی (سنن کبریٰ)۔

بعض لوگ قربانی کی کھال کو اس نیت سے فروخت کرتے ہیں کہ اس کی رقم صدقہ کر دیں گے تو پھر اس کو بیچنا جائز ہے، حدیث پاک میں جو بیچنے کی ممانعت آئی ہے کہ وہ اپنی ذات کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ اس معاملے کی طرف بھی اکثر لوگوں کی توجہ نہیں ہوتی کہ قربانی کی کھال یا گوشت وغیرہ یا سری پائے وغیرہ قصاب کو اجرت میں دینے کا لالچ دے کر یا بات کر کے اجرت کم کر دیتے



ہیں۔ اس طرح وہ چیز (کھال، گوشت وغیرہ) رقم کے عوض ہو گئیں اور یوں آپ نے وہ قصاب کے ہاتھوں فروخت کر دی، اس طرح کرنے سے قربانی نہ ہوگی۔ ہاں قصاب سے مقرر نہ ہوا اور نہ اسے امید ہو اور پھر ویسے ہی خوشی سے دے دیں جیسے دوسرے مسلمانوں کو دیتے ہیں تو پھر حرج نہیں ہے۔ اجرت ان چیزوں سے الگ مقرر کرے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کی کھال کو نہ بیچو اور ذبح کرنے والے آدمی کو کھال اجرت میں نہ دو۔ اور حضور اقدس ﷺ نے حضرت علیؓ سے حکم فرمایا تھا کہ جانور کی کھالیں اور لگا میں صدقہ کر دو۔ پس قربانی کی کھال، رسی، گلے کا ہار، گھنگر داور ہر وہ چیز جو اس کے ساتھ منسلک ہے اس کو صدقہ کر دے۔

## جو قربانی نہ کر سکے

اگر کوئی شخص مالدار نہ ہو اور غریب ہونے کی وجہ سے قربانی نہ کر سکے تو وہ بھی قربانی کرنے کا اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں اور دونوں پر عمل کر لے۔

① حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یومِضحیٰ کا حکم دیا گیا ہے، اس دن کو اللہ ﷻ نے اس امت کے لئے عید بنایا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بتائیے کہ اگر میرے پاس منجہ (یعنی وہ جانور جو دوسرے نے اسے اس لئے دیا ہو کہ یہ کچھ دن اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کر دے) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اس کی قربانی کر دوں؟ فرمایا! نہیں۔ ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈو اسی میں تمہاری قربانی اللہ ﷻ کے نزدیک پوری ہو جائے گی یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا (ابوداؤد، سنن نسائی)۔

② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی فقیر ہو اور اس کو قربانی کی توفیق نہ ہو تو کیا کرے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بعد نماز عید کے اپنے گھر میں آ کر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورہ کوثر تین مرتبہ پڑھے پس اللہ ﷻ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا (رکن دین)۔



## قربانی کا مقصد

اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ

اللہ ﷻ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک پہنچتی ہے (سورہ الحج - آیت 37)۔

قربانی کا مقصد صرف جانور لا کر ذبح کر دینا نہیں ہوتا بلکہ حقیقت میں قربانی کا مقصد کچھ اور ہوتا ہے کہ قربانی کرنے کے اس ظاہری فعل سے ہمارے اندر اللہ ﷻ کے حکم کی فضیلت اور اس کا خوف و محبت پیدا ہو۔ جب ہم رقم خرچ کر کے جانور لاتے ہیں اور اس کی خدمت کرتے ہیں اسے پالتے ہیں اور ہمیں اس سے انس ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد اللہ ﷻ کا حکم سمجھ کر اس کو اللہ ﷻ کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں تو درحقیقت یہ قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اگر اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کو راضی کرنے کے لئے اور دین کی راہ میں پیاری سے پیاری چیز یا مال و اولاد یا خواہشات قربان کرنی پڑیں تو دریغ نہیں کرنا چاہیے اور اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی رضا کو ان سب پر فضیلت دینی چاہئے۔

قربانی کرتے وقت ہم یہ بات ضرور سوچیں کہ کیا ہم اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کے حکم کو فوقیت دیتے ہیں یا کہ اپنی خواہشات اور محبتوں کو؟ کیا ہم اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی رضا و محبت کے لئے اپنی خواہشات اور محبت کو قربان کرتے ہیں؟ ہم میں سے اکثر لوگ زندگی کی خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں، ان کو چھوڑنا ہمارے لئے بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کے حکم کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ کاش ہم حقیقت میں کامل مسلمان بن جائیں کہ اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کے حکم اور رضا کے سامنے اس کی توفیق سے اپنی محبتوں، خوشیوں، جان و مال، لذات و خواہشات حتیٰ کہ سب کچھ قربان کرنے کا حوصلہ اور عزم و ہمت رکھتے ہوں۔ ”آمین“

اللہ ﷻ ہمیں قربانی کے ظاہری اور باطنی فیوض و برکات بھی عطا فرمائے اور اس کے مقصد کو سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔



## ذوالحجہ اور اس کی عبادات

① اس ماہ کی خصوصاً اول دس دن اور دس راتوں کی بے انتہا فضیلت ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ رمضان المبارک تمام مہینوں کا سردار مہینہ ہے اور از روئے حرمت سب سے زیادہ ”ذوالحجہ“ ہے (رکن دین)۔

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس مہینے کا ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس مہینہ کی دس راتوں میں عبادت کرنا ثواب میں شب قدر کے برابر ہے (رکن دین)۔

③ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ ﷻ کے نزدیک ذوالحجہ کی دس راتوں میں عبادت کرنے سے زیادہ محبوب عبادت کوئی نہیں۔ ان دنوں میں ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دس راتوں میں ہر ایک رات میں عبادت کرنا ثواب میں ایک سال کی عبادت کے برابر ہے (مشکوٰۃ)۔

## روزے

① ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ چار چیزوں کو نبی کریم ﷺ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ یوم عاشورہ کا روزہ۔ (ذوالحجہ کے) دس دن یعنی پہلے نو دن کے روزے۔ ہر مہینے (ایام بیض کے) تین دن کے روزے۔ نماز فجر سے قبل دو رکعتیں (مشکوٰۃ)۔

② حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو یکم ذوالحجہ کو روزہ رکھے گویا اس نے اللہ ﷻ کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح جہاد کیا کہ ایک لمحہ بھر بھی آرام نہ کیا۔ دوسرے دن کے روزہ کا ثواب یہ ہے کہ گویا اس نے دو ہزار برس عبادت کی اور تیسرے دن جو کوئی روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے لئے آزاد کئے اور اگر چوتھے دن کا روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار ہزار برس کی عبادت کا ملتا ہے اور پانچویں دن کے روزے کا ثواب پانچ ہزار غنموں کو کپڑا پہنانے کا ہے اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کے برابر ہے اور ساتویں دن روزہ رکھنے والے پر ساتویں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والے پر آٹھویں دروازے بہشت کے کھل جائیں گے (رکن دین)۔



③ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عہد رسالت میں ایک شخص گانے بجانے کو دوست رکھتا تھا مگر جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جاتا تو روزے رکھنا شروع کر دیتا۔ محبوب کبریا ﷺ نے اس شخص کو بلا کر پوچھا کہ تو کس وجہ سے ان دنوں کا روزہ رکھتا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دن حج کے دنوں میں سے ہیں مجھے یہ بات پسند آئی کہ اللہ ﷻ مجھے حاجیوں کی دعاؤں میں شریک فرمائے۔

سید الانبیاء والمرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے ہر دن کے روزے کے بدلہ میں ایک سو مسلمان غلاموں کو آزاد کرنے اور ایک سواونٹ کے صدقہ کرنے اور سو گھوڑے اللہ ﷻ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا۔ اور یوم ترویہ کے روزے کے بدلے ایک ہزار غلام آزاد کرنے اور ایک ہزار اونٹ صدقہ کرنے اور ایک ہزار گھوڑوں کو اللہ ﷻ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا۔ اور عرفہ کے روزے کے بدلے میں دو ہزار غلاموں کو آزاد کرنے اور دو ہزار اونٹ کے صدقہ کرنے اور دو ہزار گھوڑے اللہ ﷻ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا (غنیۃ الطالبین)۔

④ ان دنوں میں عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا دن بڑا معظم دن ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آنندہ کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے مگر حاجی عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے تاکہ مناسک حج ادا کرنے میں سستی نہ ہو (فضائل ایام والشہور)۔

⑤ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عشرہ ذوالحجہ کی راتوں میں بصرہ کے ایک قبرستان میں تھا تو میں نے ایک قبر سے نور کی شعاعیں نکلتی دیکھیں۔ یہ دیکھ کر میں بڑا حیراں ہوا تو اتنے میں آواز آئی کہ اے سفیان ثوری! اگر تو نے بھی نو دن ذوالحجہ کے روزے رکھے تو تیری قبر سے بھی اسی طرح نور نکلے گا (نزہۃ المجالس)۔

⑥ ایک بزرگ سُر خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک دوست کے آگے دس نور دیکھے اور اپنے آگے صرف دو نور نظر آئے۔ اس سے مجھے تعجب ہوا تو اتنے میں مجھے بتایا گیا کہ تیرے دوست نے دس سال عرفہ کا روزہ رکھا تھا اس لئے اس کے آگے دس نور ہیں اور تو سنے صرف دو سال عرفہ کا روزہ رکھا تھا اس لئے تیرے آگے صرف دو نور ہیں (نزہۃ المجالس)۔



## نوافل

① حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص اول رات ذوالحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو اللہ ﷻ اس کے لئے بے شمار ثواب لکھتا ہے (فضائل ایام والشہور)۔

② اگر کوئی اس مہینہ کی کسی پچھلی تہائی رات میں چار رکعت نفل پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین مرتبہ اور سورہ اخلاص تین مرتبہ اور سورہ فلق اور سورہ والناس ایک ایک مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَالِي كُلِّ حَالٍ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُهُ، وَقُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ ۝

پھر جو چاہے دعائے قبول ہوگی۔ اس کا اجرا اسی طرح ہی ہے جیسے کسی نے بیت اللہ شریف کا حج کیا ہو اور حضور اقدس ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کی ہو۔

اگر دس راتوں میں اس نماز کو اس طرح پڑھتا رہے گا تو اللہ ﷻ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل فرمادے گا اور اس کی برائیاں مٹا دے گا اور فرمائے گا کہ اب نئے سرے سے عمل شروع کر (غنیۃ الطالبین)۔

③ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی دسویں ذوالحجہ تک ہر رات وتروں کے بعد دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کوثر اور سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے تو اس کو اللہ تعالیٰ مقام اعلیٰ علیین میں داخل کرے گا اور اس کے ہر بال کے بدلے میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب پایا (رکن دین)۔

④ جو شخص عرفہ کی رات میں دو رکعت نفل پڑھے۔ پہلی میں سورہ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ آیت الکرسی



اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ستر مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ ﷻ قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے اس شخص کی سفارش سے بمعہ اس کے ستر آدمی بخشے گا۔

⑤ جو کوئی شبِ عرفہ (نویں ذوالحجہ کی رات) کو ستر رکعت نفل ادا کرے گا اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص ایک یا تین مرتبہ پڑھے تو اللہ ﷻ اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا اور اس کے لئے جنت میں یا قوت کا سرخ مکان بنایا جائے گا (فضائل ایام والشہور)۔

⑥ جو کوئی دسویں ذوالحجہ کی رات کو چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ والناس ایک ایک مرتبہ پڑھے اور بعد سلام ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے تو تمام گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے (رکنِ دین)۔

⑦ جو کوئی شبِ نحر یعنی دسویں ذوالحجہ کی رات کو جس کی صبح عید ہوتی ہے بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے تو تمام گناہوں سے پاک ہو اور اس نے ستر برس کی عبادت کا ثواب حاصل کی (رکنِ دین)۔

⑧ جو شخص قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والشمس پانچ بار پڑھے تو وہ شخص حاجیوں کے ثواب میں شامل ہو اور اس کی قربانی قبول ہوگی (راحۃ القلوب)۔

⑨ جو شخص ذوالحجہ کے جمعہ کے روز چھ رکعت نفل پڑھے گا ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝

پھر دس مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ ﷻ اس کو سب سے پہلے جنت میں داخل فرمائے گا (فضائل ایام والشہور)۔





## آیات مبارکہ

- 1 اور ہم نے آپ ﷺ کا ذکر آپ ﷺ کی خاطر بلند کر دیا (4-94)۔ 2 بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول ﷺ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان (128-9)۔ 3 اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر پھل نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی ﷺ کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے تم، ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل ضائع (نہ) ہو جائیں اور تم کو خیر نہ ہو (12-49)۔ 4 بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول ﷺ کے پاس، (یہ) وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے انکے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (3-49)۔ 5 بے شک اللہ اور اس کے فرشتے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام (33-56)۔ 6 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ (9-119)۔ 7 اور اپنے آپ کو روک کر وہاں لوگوں کے ساتھ جو جمع و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت بھریئے۔ (18-28)۔ 8 کیا مومنوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جھک جائیں (16-57)۔ 9 سو خرابی ہے ان کے لئے جن کے دل اللہ کی یاد سے سخت (غافل) ہیں (22-39)۔ 10 تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں (3-104)۔ 11 بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے (19-24)۔

## حدیث مبارکہ

- 1 میں سو یا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے فرشتوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دیں گئیں (متفق علیہ)۔
- 2 میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے (بخاری شریف)۔ 3 تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری شریف)۔ 4 اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی)۔ 5 میری امت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک پوری جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک کنبے کی اور بعض ایک آدمی کی یہاں تک کہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے (ترمذی)۔ 6 (اللہ تعالیٰ نے) زمین پر انبیاء کرام علیہ السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے لہذا اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)۔ 7 قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا تو اچھی بات کا حکم کر دے اور بری بات سے منع کر دے یا اللہ تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا پھر دعا کر دے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔ 8 تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے (ابن ماجہ)۔